سوال

(111) باقی ماندہ رکعات کی ادائیگی کیسے؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

مختلف حالات میں داخل ہونے والا نمازی (جماعت میں) بقایا نماز کس طرح ادا کرے گا؟ (سید عبدالناصر، ضلع مروان)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

حدیث میں ہے :

"أَدرَكتُم فَصَلُّوا، وَمَا فَاتَكُم فَأَتِمُّوا"

جتنی نماز امام کے ساتھ پاؤ، پڑھو اور جتنی فوت ہو جائے، پوری کرو۔ (دیکھئے صحیح بخاری: 635، صحیح مسلم: 603)

مولانا عبد اللہ محدث روپڑی رحمة اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ "اس سے معلوم ہوا کہ مسبوق امام کے فارغ ہونے کے بعد جتنی نماز پڑھتا ہے وہ اس کی پچھلی نماز ہے اور جو امام کے ساتھ پڑھی ہے وہ اس کی پہلی ہے۔ کیونکہ حدیث میں فوت شدہ کی ابابت اتمام کا لفظ استعمال کیا گیا ہے۔ جس کے معنی اخیر سے پورا کرنے کے ہیں۔ اور اخیر سے پورا کرنا اسی صورت میں ہو سکتا ہے، کہ جو امام کی فراغت کے بعد پڑھے وہ اس کی اخیر ہو گی۔ اور بعض روایتوں میں اتمام کی جگہ قضاء کا لفظ آیا ہے تو وہ بھی اس کے خلاف نہیں ہے۔ کیونکہ قضاء کے معنی پورا کرنے کے بھی آتے ہیں جیسے قرآن مجید میں ہے۔

فَإِذا قُضِيَتِ الصَّلوٰةُ فَانتَشِروا فِى الأَرضِ ... ١٠ ... سورة الجمعة

یعنی جب نماز پوری ہو جائے تو پھر روزی کی تلاش کے لیے زمین میں پھیل جاؤ۔

پس جب اخیری نماز ہوئی تو اس میں اثناء نہیں پڑھنی چاہیے۔ اگر غلطی سے پڑھ لی جائے تو معاف ہے۔ یہ ایسا ہے جیسے قرآن مجید میں متشابہ لگ جاتا ہے۔ دیدہ دانستہ پڑھنی ٹھیک نہیں خواہ مغرب کی نماز ہو یا کوئی اور چار رکعت والی نماز ہو یا دو رکعت والی نماز ہو۔ کسی میں اثنا نہیں اور التحیات بھی اسی حساب سے بیٹھے یعنی امام کے ساتھ ایک رکعت والی نماز ہو یا دو رکعت والی نماز ہو۔ کسی میں ثناء نہیں اور التحیات بھی اسی حساب سے بیٹھے یعنی امام کے ساتھ ایک رکعت پائی ہے تو ایک اور پڑھ کر بیٹھے۔ اگر رکوع میں امام کے ساتھ ملا ہے تو

اسے رکعت شمار نہ کرے۔"

(فتاوی اہل حدیث ج1ص570،571،از عبداللہ روپڑی رحمۃ اللہ علیہ)

محدث روپڑی رحمۃ اللہ علیہ کی تحقیق سے معلوم ہوا کہ مسبوق امام کے ساتھ جو رکعت پائے گا وہ اس مسبوق کی پہلی رکعت ہے۔ وہ بعد میں باقی نماز پوری کرے گا۔ سلف صالحین میں سے یہی موقف امام سعید بن المسیب رحمۃ اللہ علیہ وغیرہ کا ہے۔ دیکھئے السنن الکبریٰ للبیہقی (ج2ص299)

ابن ابی شیبہ رحمۃ اللہ علیہ نے صحیح سند کے ساتھ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نقل کیا ہے کہ وہ امام کے ساتھ پائی جانے والی نماز کو اس کی آخری نماز قرار دیتے تھے۔"

"یجعل ما أدرک مع الامام آخر صلاتہ"

(ج2ص324ح7121)جب امام کی نماز اس (امام) کی آخری نماز ہے تو معلوم ہوا کہ وہ اپنی نماز کو اپنی پہلی نماز ہی سمجھتے تھے۔ (شہادت دسمبر200ء)

ھذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاوی علمیہ

جلد1۔کتاب الصلاۃ۔صفحہ293

محدث فتویٰ